Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۱۷ امان ۱۳۷۲ ہش - ۱۷ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۶۵

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مذہب کی صداقت اس میں ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کسی حالت میں بھی الگ نہ ہو۔ وہ مذہب ہی کیا ہے اور زندگی ہی کیسی ہے کہ تمام عمر گذر جائے مگر خدا تعالیٰ کا نام درمیان کبھی بھی نہ آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سارے نقائص صرف بے قیدی اور آزادی کی وجہ سے ہیں اور یہ بے قیدی ہی ہے کہ جس کی وجہ سے مخلوق کا بہت بڑا حصہ اس طرزِ زندگی کو پسند کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۱۳)

اعلان

پاکستان میں بسنے والے احمدی احباب میں سے ایسے احباب جو مقامی زبانوں اور انگریزی کے علاوہ کوئی غیر ملکی زبان لکھنا پڑھنا یا بولنا جانتے ہوں وہ اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت اصلاح و ارشاد کو مطلع فرمائیں۔ نیز حسب ذیل کوائف بھی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ کونسی زبان جانتے ہیں۔
۲۔ اہلیت لکھنے / پڑھنے / بولنے کی رکھتے ہیں۔
۳۔ اس وقت کیا کام کرتے ہیں (کاروبار / ملازمت / کوئی دیگر پیشہ)

سانحہ ارتحال

محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ محترم کیپٹن ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۳ء (بروز جمعرات) صبح چھ بجے بعمر قریباً ۸۲ سال وفات پاگئیں۔ اسی دن بیت المبارک میں بعد عصر مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر فاضل نے دعا کرائی۔

آپ اپنی منجھلی بیٹی محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کے پاس رہائش پذیر تھیں اور خاصی دیر سے بیمار تھیں۔ وفات سے چند دن پہلے بیہوشی طاری رہی اور اسی بیہوشی کی حالت میں وفات پاگئیں۔

آپ کی دو لڑکیاں عزیزہ مقبول بیگم صاحبہ لنڈن سے اور عزیزہ عابدہ بیگم صاحبہ میاں چنوں سے وفات سے پہلے ربوہ پہنچ گئی تھیں۔ لڑکا عزیز محمد صدیق سدھو پہلے ہی ربوہ میں موجود تھا۔

ولادت

۱۔ مکرم ڈاکٹر مرزا حمید احمد صاحب ابن مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب کینیڈا

باقی صفحہ ۲ پر

دِل کھول کر خدا کی راہ میں قربانیاں کیا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"خدا سے جب سودے کرتے ہیں تو پھر ڈرنے کا کیا سوال ہے۔ خدا کی راہ میں دل کھول کر قربانیاں کیا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں اپنے اوپر برستی دیکھیں۔ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس ضمن میں قرآن کریم کی ایک آیت کے مضمون کو جو میرے نزدیک سورۃ زمر کی آیت ۴۸ ہے یا کوئی اور اس سے ملتی جلتی آیت ہوگی، تو کسی آیت کے مضمون کو پیشِ نظر رکھ کر بہت ہی پیارے الفاظ میں دُنیا کے اموال کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خصوصیت سے اس مضمون سے تعلق رکھنے والی آیت ہے وہ ہے (۔) کہ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کئے اگر زمین میں جو کچھ بھی ہے اور اس کے علاوہ اتنا ہی اور بھی وہ قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے پیش کر سکتے ہوں اور پیش کر دیں تو کچھ قبول نہیں کیا جائے گا (۔) وہ باتیں جن کا ان کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ یہ کچھ ہو جائے گا وہ اب ان کے سامنے ظاہر ہو گئی ہیں یعنی اعمال کا بد نتیجہ۔ تو حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ اموال کی محبت تو محض بیوقوفی اور دھوکا ہے۔ اموال کی اصل حقیقت کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ آپ کے لئے یہ کچھ فیض پیدا کر دیں۔ پس جو انسان مال کے فیض سے محروم رہے اس کے مال کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ تو فیض والے کاموں پر خرچ کیا کرو۔ فرماتے ہیں:-

"جب ایک چیز کی کثرت ہو جاوے تو پھر اس کی قدر نہیں رہتی۔ پانی دانا ج جیسی کوئی چیز نہیں اور یہ سب چیزیں آگ، ہوا، مٹی، پانی ہمارے لئے نہایت ضروری ہیں۔ مگر کثرت کی وجہ سے انسان ان کی قدر نہیں کرتا لیکن اگر ایک جنگل میں ہو اور کروڑہا روپیہ بھی پاس ہو۔ مگر پانی نہ ہو تو اس وقت کروڑہا روپیہ بھی ایک گھونٹ کے بدلے دینے کو تیار ہوتا ہے اور آخر بڑی حسرت سے مرتا ہے دنیا کی دولت چیز ہی کیا ہے۔ جس کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے۔ ذرا سی بیماری آجاوے پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے مگر سکھ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں آتا۔ جب یہ حال ہے تو انسان کی کس قدر غفلت ہے کہ اس حقیقی کارساز کی طرف توجہ نہ کرے جس کا بنایا ہوا یہ سب کارخانہ ہے اور جس کا ذرہ ذرہ اس کے تصرف و اختیار میں ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۲ رفروری ۱۹۹۳ء)

"اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۳ء

خدا کے حُسن کی تلاش

کوئی شخص خدا تعالیٰ کا اقرار کرے یا نہ کرے۔ یعنی اسے مانے یا نہ مانے۔ خدا تعالیٰ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو یہ بھی فرماتا ہے کہ انسانوں کے نہ صرف ماننے یا نہ ماننے سے بلکہ عبادت کرنے یا نہ کرنے سے بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر کوئی اسے مانتا ہے تو یہ اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور اگر کوئی اس کی عبادت کرتا ہے تو یہ بھی اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے۔ نہ ماننے والوں کے پاس بھی دلائل ہیں۔ اور ماننے والوں کے پاس بھی اس کے ماننے کے دلائل ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ وہ نظر نہیں آتا۔ کہہ دیا جائے کہ وہ نہیں ہے تو اسے جسمانی آنکھوں سے دکھایا نہیں جا سکتا۔ اگر ماننے والا کہے کہ وہ ہے تو انکار کرنے والے کی کچھ پیش نہیں جا سکتی۔

دراصل خدا تعالیٰ کا ظہور اس کی ذات سے نہیں بلکہ اس کے اظہار سے ہوتا ہے۔ اس کے کام سامنے آتے ہیں۔ اس کے نشانات سامنے آتے ہیں اس کے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ تو اس کا انکار ناممکن ہو جاتا ہے یا یوں کہئے کہ اس کا ماننا لازم آ جاتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہے اور جس طرح بھی ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جس طرح بھی ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ ایک کارخانہ کی طرح ہے جسے وہ چلا رہا ہے۔ جو اسے دیکھتا ہے اور غور کرتا ہے وہ حیران رہ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف لپک کر جاتا ہے۔ اور اسے یوں لگتا ہے کہ اس نے خدا کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ جو کچھ خدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس بات کو وہ روک دیتا ہے اسے کوئی ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ وہ بات نہیں ہوتی چاہے ساری دنیا اپنا بھرپور زور لگا لے۔

ان سب باتوں سے یہ عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے کے لئے دل کی آنکھ کی ضرورت ہے اور ذہن کی روشنی کی۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی تلاش میں لگ جائے تو خاک کے چمکتے ذرّوں سے لے کر آسمان کے دمکتے ستاروں تک میں ہر جگہ وہ نظر آنے لگتا ہے۔ ماحول میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اور جو ہونے سے رہ جاتا ہے۔ ان سب باتوں میں اس کا ہاتھ دکھائی دینے لگتا ہے۔ جو کچھ انسان کو ملتا ہے وہی دیتا ہے۔ اور جو کچھ اس کی ہر کوشش کے باوجود اسے نہیں ملتا اسے وہی روکنے والا ہے۔

تلاش کی ضرورت ہے۔ عقیدت اور ارادے کے ساتھ۔ اس کا حُسن ہر جگہ مل سکتا ہے اس لئے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

برکات برستی ہیں کہ برکت کے ہیں ایّام
چھُپ چھُپ کے جو ملتا تھا وہ ملتا ہے سرِعام
انساں کا ارادہ ہو اگر حکم کی تعمیل
بھر دیتا ہے توفیق سے وہ اسکے دَر و بام

ـــــــ ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں وہ سب کے لئے دربانر کئے جاتے ہیں
اِک ہمیں کو نظر انداز کئے جاتے ہیں

سر بکف پھرتے ہیں عشّاق بہت مقتل میں
دیکھیں کس کس کے سرافراز کئے جاتے ہیں

ایسے حالوں تجھے پانا تو کہاں ممکن ہے
پھر بھی خوش ہیں کہ تگ و تاز کئے جاتے ہیں

اب ترا ذکر بھی آئے تو زباں کٹتی ہے
اور ترے ذکر پہ ہم ناز کئے جاتے ہیں

جان لینے نہیں دینے کے لئے آئے ہیں
ہم نئے دَور کا آغاز کئے جاتے ہیں

سامنے آؤ دلائل سے اگر سچّے ہو
ہم بھرے شہر میں آواز کئے جاتے ہیں

دَرد اگر جاگے تو اکبؔر کی غزل گا لینا
دوستو سوز کو ہم ساز کئے جاتے ہیں

اکبر حمیدی

قربانی کے دو۲ معیار

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔
"میں امید رکھتا ہوں کہ سب احمدی اس قربانی (تحریک جدید کی مالی قربانی) میں حصّہ لے رہے ہیں دل کی بھی توفیق کے مطابق اور مال کی بھی توفیق کے مطابق۔ اگر آپ دل کی توفیق کے مطابق حصّہ لیں گے تو اموال کی توفیق اللہ تعالیٰ خود بڑھا دے گا۔"

تحریک جدید کے وسعت پذیر کاموں کے پیشِ نظر اب ضرورت ہے کہ احباب جماعت دل کی توفیق کے مطابق حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ ـــــــ وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

خلق و عالم جملہ در شور و شر اند
عاشقانش در جہانِ دیگر اند

مخلوقات اور دنیا سب شور و شر میں مبتلا ہے مگر اس کے عاشق اور ہی عالم میں ہیں

آں جہاں چوں ماند بر کس ناپدید
از جہاں آں کور و بد بختے چہ دید

وہ عالم جس شخص سے پوشیدہ رہا۔ اس بد بخت نے دنیا میں آکر دیکھا ہی کیا ؟

راہِ حق بر صادقاں آساں تر است
ہر کہ جوید دامنش آید بدست

صادقوں پر خدا کا راستہ پانا آسان ہے جو خدا کو ڈھونڈتا ہے اس کا دامن اس کے ہاتھ میں آجاتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ دنیا بھر میں تمام لوگ مختلف قسم کے شور و شر میں مبتلا ہیں یعنی وہ دنیاداری کے حصول کے لئے تگ و دَو کر رہے ہیں۔ اور دن رات اس میں اس طرح مصروف ہیں کہ انہیں اور کسی طرف دیکھنے کی فرصت نہیں ہے لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کا تعلق ہے وہ ایک اور ہی دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس دنیا میں رہتے ہیں لیکن اس دنیا سے بے نیاز ہیں۔ اس دنیا کے ساز و سامان پر ان کی نظر نہیں اٹھتی۔ انہیں تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی محبت درکار ہے اور وہ صرف اور صرف ایسے کام کرنا چاہتے ہیں جن سے اس کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ایسا شخص جس پر یہ بات عیاں نہ ہو جو دنیاداری میں اور خدا تعالیٰ سے محبت میں فرق نہ کر سکے اور وہ یہ نہ جانے کہ خدا تعالیٰ سے محبت میں کیا لذت ہے۔ وہ بد بخت انسان ہے اور اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اس دنیا میں آکر کچھ بھی نہیں دیکھا اگرچہ دنیادار لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کا مال و اسباب ہی سب کچھ ہے اور اسی کو زیادہ سے زیادہ فراہم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے وہ ان باتوں کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ صرف دنیاداری کے کاموں میں مصروف ہیں انہوں نے اس دنیا میں آکر دیکھا ہی نہیں۔ یہاں اصل دیکھنے کی چیز تو خدا تعالیٰ کی محبت ہے اور اگر کسی کو خدا تعالیٰ کی محبت میسر ہی نہیں آئی تو کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اس دنیا میں آکر کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو صادقوں کے زمرے میں شامل ہیں ان کے لئے خدا تعالیٰ کا راستہ پانا نہایت آسان ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا حصول انسان کی کوشش کے نتیجہ میں آسان ہو جاتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو ڈھونڈنا چاہے اس کا دامن اس کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کا فہم عطا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کو تلاش کرے اور پالے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی تلاش میں لگا دے تو اسے اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ اسے خدا تعالیٰ مل جائے گا۔ خدا تعالیٰ کا دامن اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ لیکن اس کیلئے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ انسان صدق کا مظاہرہ کرے۔ اگر وہ سچائی کے ساتھ اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ کو ڈھونڈنے لگ جائے تو خدا تعالیٰ یقیناً اپنی راہ اس کے لئے آسان کر دے گا اور وہ اسے مل جائے گا۔ ان تین اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دنیاداروں کا خدا والوں سے مقابلہ کیا ہے اور یہ بات واضح طور پر بیان فرمائی ہے کہ اگر انسان دنیاداری میں اپنے آپ کو مصروف کر لے تو اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ صدق و صفا سے خدا تعالیٰ کی راہ میں چلنے لگ پڑے اور اس کی تلاش شروع کر دے تو چونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی اس غرض کے لئے کیا ہے وہ نہایت آسانی سے اسے مل جاتا ہے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری تلاش میں صدق و صفا کا نمونہ دکھائیں اور اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تجھے پانے کی کوشش کریں اور پھر تو ایسا کر کہ تو ہمیں مل بھی جائے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

لجنہ کالم

جلسہ سالانہ اول ربوہ اپریل ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر دیگر امور کے علاوہ حضور نے فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے ابتدائی ایام میں وہ آپ پر ایمان لائے۔ ان کے والد مکہ کے ایک بہت بڑے رئیس تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کی عمر تیرہ چودہ سال کی تھی جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ایمان لانے کے بعد کفار کی طرف سے ان پر قسم قسم کے مظالم کئے گئے۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ مگر وہ تیرہ چودہ سال کا بچہ ان تکالیف کو بہادری کے ساتھ برداشت کرتا رہا اور تمام تکالیف کو استقلال کے ساتھ اپنی جان پر سہتا رہا۔ اسلام سے اس نے روگردانی اختیار نہ کی۔ جب ہجرت حبشہ ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر کہ تم حبشہ چلے جاؤ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون بھی حبشہ گئے۔ مگر پھر جلد ہی واپس آگئے۔ اور کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ پھر جب سختیاں اور بڑھ گئیں تو انہوں نے دوبارہ یہ ارادہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت اور آپ کے ارشاد کے ماتحت کہیں باہر چلے جائیں۔ جب وہ مکہ سے باہر جا رہے تھے تو انہیں اپنے باپ کا ایک دوست ملا اور اس نے پوچھا۔ عثمان تم مکہ چھوڑ کر کیوں جا رہے ہو۔ انہوں نے کہا مکہ کے لوگ رہنے نہیں دیتے۔ وہ رئیس ان کے باپ کا بڑا دوست تھا جب اس نے عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون سے یہ بات سنی تو ان کے باپ کی یاد اور محبت کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور اس نے کہا عثمان تم جانتے ہو تمہارا باپ میرا بھائی تھا۔ اس لئے میری موجودگی میں تمہارا یہاں سے چلے جانا بڑی ذلت اور رسوائی کی بات ہے۔ تم میرے ساتھ مکہ واپس چلو۔ میں یہ اعلان کر دوں گا کہ تم میری پناہ میں ہو اور کوئی شخص تمہیں دکھ نہیں دے سکے گا۔ چنانچہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے گیا اور جیسے عربوں کا دستور تھا اس نے خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ میری پناہ میں ہے۔ جو اس کو چھیڑے گا وہ مجھے لڑائی کے لئے برانگیختہ کرے گا۔ عربوں میں یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی شخص کو اپنی پناہ میں لے لیتا تھا۔ اس پر کوئی دوسرا شخص ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ عربوں میں عیب بھی تھے اگر عیب نہ ہوتے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیوں کرتے۔ مگر ان بعض خاص خوبیاں بھی تھیں جو اگر ہم میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ہمیں چار چاند لگ جائیں۔ اور انہیں خوبیوں میں سے ایک یہ تھی کہ جب وہ کسی کو اپنی پناہ میں لے لیتے تھے تو کوئی شخص اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اور اگر پہنچاتا تو اس کے معنے یہ ہوتے تھے کہ اب دونوں میں لڑائی تک نوبت پہنچ جائے گی۔ بہرحال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن مظعون کو جب اس نے پناہ دی تو مکہ والوں کے وہ مظالم جو ان پر جاری تھے بند ہو گئے۔ اور وہ امن سے رہنے لگ گئے۔ مگر ایک دفعہ جب انہوں نے کفار کو تبلیغ کی تو انہوں نے اس رئیس سے شکایت کی۔ رئیس نے انہیں بلا کر سمجھایا۔ اور انہیں نصیحت کی کہ وہ تبلیغ نہ کیا کریں۔ انہوں نے کہا میں تبلیغ سے نہیں رک سکتا۔ تم اپنی پناہ بے شک واپس لے لو۔ چنانچہ اس نے اپنی پناہ واپس لینے کا اعلان کر دیا۔

ایک دفعہ مجلس میں لبید شاعر جو عرب کے مشہور شعراء میں سے تھے اپنے شعر سنا رہے تھے۔ حج کے دن تھے۔ تمام رؤسا مجلس میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے شعر سناتے سناتے یہ مصرع پڑھا۔

الا کل شیءٍ ما خلا اللہ باطلُ

سنو سنو خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ درست ہے اس پر لبید شاعر خفا ہوئے کہ ایک بچہ ہو کر مجھ جیسے انسان کو داد دیتا ہے۔ مگر لوگوں نے ان کو راضی کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے دوسرا مصرع پڑھا جو یہ تھا۔

وکل نعیمٍ لا محالۃ زائلُ

یعنی ہر نعمت ایک دن ضرور زائل ہونے والی ہے۔ جب انہوں نے کہا وکل نعیم لا محالۃ زائل تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جوش

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

بلڈ بنک

بلڈ بنک تو حال ہی میں وجود میں آئے ہیں اس سے پہلے جب کسی مریض یا زخمی کو خون دینے کی ضرورت پڑتی تھی تو اسی وقت دوڑ دھوپ شروع ہو جاتی تھی۔ خاص طور پر اس کے رشتہ داروں سے خون لینے کی کوشش کی جاتی تھی۔ کیونکہ پہلے سے لیا ہوا خون زیادہ دیر رکھا نہیں جا سکتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ریفریجریٹروں میں رکھنے کے باوجود ایک ہی دن میں خون خراب ہو جاتا تھا اور اس میں زہریلے مادے پیدا ہو جاتے تھے اور خون کو ضائع کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ خون وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے کئی مریض اور زخمی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے۔ جس شخص نے خون کو جمع کر کے رکھنے اور بلڈ بنک بنانے کا سوچا اس کا نام ڈاکٹر ڈریو ہے اور وہ سیہ فام امریکی تھے کہا جاتا ہے کہ وہ نہایت اچھے ذہین طالب علم تھے اور کھلاڑی بھی بہت اچھے تھے چنانچہ انہوں نے اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو بجائے اس کے کہ زیادہ روپیہ کمانے کے لئے صرف کرتے تحقیقات کے میدان میں آ کر انسانیت کو فائدہ پہنچایا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر کہ خون زیادہ دیر تک رکھا نہیں جا سکتا۔ یہ سوچا کہ اگر خون کے سیل الگ کر دیئے جائیں اور پلازما کو جمع کر لیا جائے تو پلازما زیادہ دیر تک قائم رہ سکتا ہے۔ ساتھ اس کا ایک یہ فائدہ بھی تھا کہ بلڈ سیل کے بغیر اس بات کی بھی ضرورت پیش نہیں آتی تھی کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کس گروپ کا بلڈ کا خون درکار ہے۔ اس لئے ہر شخص ضرورت مند کو زندگی بچانے کے لئے خون دے سکتا تھا۔ یہ آغاز تھا بلڈ بنک کے وجود میں آنے کا اور یہ ۱۹۳۰ء کے قریب کی بات ہے۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ اور بہت سے فوجیوں کو خون کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ ڈریو نے ریڈ کراس کے ساتھ مل کر بلڈ بنک قائم کرنے شروع کر دیئے۔ مگر اب بلڈ بنک موجود ہونے کی وجہ سے ضرورت مند جب چاہے اور جتنا خون چاہے اور جس گروپ کا خون چاہے حاصل کر سکتا ہے اور اس طرح ڈاکٹر لوگوں کی زندگی بچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ڈاکٹر ڈریو اپنی ذہانت سے خاصی رقم حاصل کر سکتے تھے اور دولت مند بن سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے انسانی بہبود کا راستہ اختیار کیا اور اب ان کی دولت یہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے لوگوں کے دل میں بستے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۳

میں آ گئے اور انہوں نے کہا جھوٹ جھوٹ بالکل غلط۔ جنت کی نعمتیں کبھی زائل نہیں ہوں گی۔ بھلا جو شخص ایک مصرع کو اچھا کہنے اور اس کی تعریف کرنے پر چڑ گیا تھا۔ وہ مذمت کی کب تاب لا سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لبید خاموش ہو گئے اور انہوں نے کہا میں آئندہ مکہ میں کوئی شعر نہیں سناؤں گا۔ یہاں کے لوگ سخت بدتہذیب ہو گئے ہیں۔ تب غصہ اور جوش کی حالت میں ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے اس زور سے عثمانؓ کے منہ پر گھونسا مارا کہ اس کی انگلی آپ کی ایک آنکھ میں گھس گئی اور آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ رئیس جس نے حضرت عثمانؓ کو پناہ دی تھی۔ وہ بھی اس وقت وہاں موجود تھا۔ مگر وہ اپنی قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اکیلے آدمی کی کیا طاقت ہوتی ہے کہ وہ ساری قوم کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے مگر یہ نظارہ دیکھ اس کا دل غم سے بھر گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آ گیا کہ کس طرح عثمانؓ کا باپ جو مکہ کے رؤسا میں سے تھا۔ جب شہر میں نکلتا تو لوگ اس کا ادب اور احترام کرتے اور اس کی راہ میں اپنی آنکھیں بچھاتے تھے۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ اس کے بیٹے کو اس بے دردی کے ساتھ پیٹا گیا ہے کہ اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے۔ ان تصورات کی وجہ سے ایک طرف اس کا دل غم سے بھر گیا۔ مگر دوسری طرف اس کا دل خائف تھا کہ میں اپنی قوم کے خلاف کس طرح آواز بلند کروں وہ اسی کشمکش کی حالت میں عثمانؓ کے پاس جا کر غصہ سے کہنے لگا تو نے دیکھا کہ میری پناہ سے نکلنے کا کیا انجام ہوا۔ میں نہیں کہتا تھا کہ میری پناہ میں ہی رہو۔ تم نے مجھے مجبور کیا اور کہا کہ میں تمہاری پناہ میں رہنے کیلئے تیار نہیں۔ اور میں نے اپنی پناہ واپس لے لی۔ مگر اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ آج تمہاری ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے اگر خدانخواستہ تم میں سے کسی کی آنکھ نکل جاتی یا تمہاری آنکھ پر چوٹ ہی آ جاتی تو تم سمجھ سکتی ہو کہ تم کتنا روؤ اور کتنا چیخو اور چلاؤ۔ مگر عثمانؓ اس تکلیف پر روئے نہیں وہ چلائے نہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر نہیں کیا۔ انہوں نے ہمدردی کرنے والے سے یہ نہیں کہا کہ آپ کا شکریہ۔ بلکہ عثمانؓ نے کہا تو یہ کہا کہ "چچا تم تو یہ کہتے ہو کہ تیری ایک آنکھ کیوں نکلی۔ خدا کی قسم میری تو دوسری آنکھ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔"

یہ وہ تکالیف تھیں جو انہوں نے اٹھائیں۔ مگر جانتے ہو ان تکالیف کا عثمانؓ کو کیا بدلہ ملا۔ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آپ کو بدلہ ملا وہ تو علیحدہ چیز ہے اس دنیا میں ہی حضرت عثمانؓ کو ان قربانیوں کا جو بدلہ ملا وہ اتنا شاندار ہے کہ آج دنیا کا بڑے سے بڑا مسلمان بادشاہ بھی یہ کہنے کے لئے تیار ہو گا کہ کاش مجھے اور میرے سارے خاندان کو کولھو میں پیس دیا جائے مگر وہ چیز مجھے میسر آ جائے۔ وہ بدلہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپؐ کی آخری عمر میں وفات سے دو تین سال پہلے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپؐ نے ابراہیم رکھا۔ وہ آپؐ کی آخری عمر کا ایک ثمر تھا۔ مگر وہ دو سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی لاش کو دفنانے کے لئے لے گئے جب آپؐ قبر کے پاس پہنچے۔ جنازہ پڑھا گیا تو آپؐ نے بچہ کی لاش کو ہاتھ میں لیا اور قبر میں اترے تاکہ اسے لحد میں رکھ دیں۔ لحد میں رکھتے ہوئے آپؐ نے ایک فقرہ کہا جو عثمانؓ بن مظعون کی وفات کے چھ سال بعد آپؐ کی زبان سے نکلا۔ عثمانؓ بن مظعون شہید ہو چکے تھے۔ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے جو ہجرت کے دوسرے سال ہوئی تھی۔ اور یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے آٹھویں سال ہوا۔ گویا چھ سال کے قریب حضرت عثمانؓ کی وفات پر گزر چکے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فقرہ اس وقت کہا وہ ایک بہترین انعام تھا جو اس دنیا کا کوئی انسان حاصل کر سکتا ہے۔ آپؐ نے ابراہیم کی لاش کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ گھٹنے قبر میں ٹیکے اور اسے لحد میں رکھتے ہوئے فرمایا "جاؤ اپنے بھائی عثمانؓ بن مظعون کے پاس۔"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ سال کے عرصہ کے بعد اپنی آخری عمر کے بیٹے کی وفات پر جس کے بعد کوئی اور اولاد ہونا ناممکن نظر آ رہا تھا۔ اگر کوئی جذبہ افسوس ظاہر کیا تو یہ کیا کہ آج سے چھ سال پہلے میرا بیٹا عثمانؓ شہید ہو گیا تھا۔ اب اے ابراہیم چھ سال کے بعد تو نے مجھے پھر عثمانؓ یاد دلا دیا۔ اگر عثمانؓ کو ساری دنیا کی بادشاہت کے تخت پر بھی بٹھا دیا جاتا اور عثمانؓ کو خدا تعالیٰ دائمی زندگی بھی بخش دیتا اور وہ ہمیشہ ہمیش اس دنیا پر حکمرانی کرتا رہتا۔ اگر عثمانؓ کی ایک آنکھ نہیں دونوں آنکھیں نکال دی جاتیں اس کے دونوں کان کاٹ دیئے جاتے اس کی زبان بھی کاٹ دی جاتی۔ اس کا ناک بھی کاٹ دیا جاتا اس کے دانت بھی نکال دیئے جاتے اور پھر عثمانؓ سے یہ کہا جاتا کہ تو یہ فقرہ چھوڑ دے۔ ہم تجھے سب کچھ واپس دینے کو تیار ہیں تو بھی عثمانؓ ان کی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ وہ یہ کہتا کہ میں یہ فقرہ واپس دینے کے لئے تیار نہیں۔ تم یہ نعمتیں بے شک اپنے پاس رکھو۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تازہ مرنے والوں میں سے ہر ایک کا صدمہ ہوتا ہے۔ ہمسایوں کا بھی ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کا بھی ہوتا ہے۔ مگر چھ سال کا عرصہ اتنا لمبا عرصہ ہے کہ اس میں دوست اپنے دوستوں کو اور رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کو بھول جاتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ عثمانؓ کی وفات کے چھ سال بعد آپؐ کا اکلوتا بیٹا جو آپؐ کی آخری عمر کا ثمرہ تھا وفات پاتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتے کہ ابراہیم تیری موت سے مجھے یہ دکھ ہوا ہے بلکہ وہ کہتے ہیں تو یہ کہ ابراہیم نے مجھے عثمانؓ کی موت یاد دلا دی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے انہوں نے رتبے پائے اور عزتیں حاصل کیں۔ ایک یا دو دن کی تکلیفیں اس کے مقابلہ میں حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں۔

تحریک جدید کی اہمیت

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ

٨ - مارچ ١٩٩٣ء

ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کے عوام کو کم و بیش ایک ہی قسم کے مسائل درپیش ہیں۔

موجودہ وقت میں سب سے زیادہ نقصان دہ مسئلہ یہ ہے کہ مذہبی جنونی لوگ معاشرہ میں

Uniform policy for peace

The populations of India, Bangladesh and Pakistan share problems which are more or less of the same kind.

At present the most demaging problem is that fanatics are creating disharmony and discontent.

The question is: how to tackle them on a permanent basis so that the people live in peace. It is suggested that the prime ministers of these three countries (who are going to meet in SAARC conference to be held in Bangladesh) should enforce a uniform policy in respect of the following matters:

* Treatment of minorities in a fair and just manner.

* Fanatics be restrained from creating disturbance in the garb of religion.

* Monuments and holy places be not desecrated or destroyed on the basis that any one was at one time, a holy place, of a particular sect.

* Freedom of religion. ready
* Freedom of speech and years. preaching.
* No violation of human rights.
* No uprooting of families al- settled for a number of

* Respect for religious Prophets and heads.
* Non-interference of government in the religious affairs.

G.CHAUDHARY,
Lahore.

THE FRONTIER POST

Monday March 8, 1993

نااتفاقی اور بد دلی پیدا کر رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مستقل بنیادوں پر اس مسئلے کیساتھ کسطرح نپٹا جائے تاکہ لوگ امن و سکون کے ساتھ اپنی زندگیاں گذار سکیں۔ میرے خیال میں اس کا حل یہ ہے کہ ان تینوں ممالک کے وزراء اعظم (جو کہ بنگلہ دیش میں ہونے والی سارک کانفرنس میں آپس میں ملاقات کریں گے)۔ کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل معاملات میں ایک جیسی پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کریں۔

(۱) اقلیتیوں کے ساتھ غیر متعصبانہ اور منصفانہ برتاؤ کیا جائے۔

(۲) مذہبی جنونی لوگوں کو مذہب کے لبادے میں فتنہ و فساد بپا کرنے سے روکا جائے۔

(۳) پرانی یادگاروں اور مقدس مقامات کی اس بنیاد پر کہ وہ کسی وقت کسی دوسری قومیت یا فرقے کی تھی۔ بے حرمتی نہ کی جائے۔ ان کو تباہ و برباد کرنے کی اجازت ہرگز نہ دی جائے

(۴) مذہب کی آزادی دی جائے۔

(۵) تبلیغ اور آزادئ تقریر کی ضمانت فراہم کی جائے۔

(۶) انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہرگز نہ کی جائے

(۷) شہریوں کو جہاں پہ وہ عرصہ کئی سالوں سے اقامت پذیر ہوں، وہاں سے نکالے جانے کی ممانعت کی جائے۔

(۸) مذہبی پیغمبروں اور سربراہوں کی عزت کی جائے۔

(۹) مذہبی معاملات میں کسی حکومت کو دخل دینے کی اجازت نہ ہو۔

(جی۔ چوہدری لاہور)

ڈان

٨ - مارچ ١٩٩٣ء

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۸ مارچ کے شمارے میں خطوط کے کالم میں سیف الدین۔ ای۔ کنٹریکٹر کراچی سے لکھتے ہیں کہ ڈان ۱۲ فروری کے پرچے میں جو خبر چھپی ہے اور جس کا مقصد برطانیہ میں تعلیم کے متعلق ایک دعویٰ کرنا ہے۔ یہ دعویٰ ان لوگوں کی طرف سے ہے جو حال ہی میں یہاں آئے تھے۔ دعویٰ یہ ہے کہ برطانیہ میں امریکہ کی نسبت تعلیم سستی ہے اور اس کے بعد ڈاکٹر انور حسین علوی کا ایک خط بھی شائع ہوا تھا۔ یہ خط یکم مارچ کو شائع ہوا۔ سیف الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے رضاکارانہ طور پر مسز چوہدری جن کا تعلق برطانوی کونسل سے ہے سے ملاقات کا پروگرام بنایا۔

ہماری آپس کی گفتگو میں یہ بات ظاہر و باہر تھی کہ برطانیہ میں حصولِ تعلیم امریکہ کی نسبت زیادہ مہنگا ہے۔ اگرچہ مسز چوہدری جوش اور جذبے کے ساتھ اس بات کا دفاع کرتی رہیں کہ برطانوی حصولِ تعلیم کا سسٹم بہتر ہے اور اس پر لاگت بھی کم آتی ہے۔ محترمہ نے اخراجات کے جو اعداد و شمار بتائے ان سے پتہ چلا کہ آرٹس کے طالب علم کی فیس ۵۳۲۰ پونڈ ہے اور اس میں ۵۰۰۰ پونڈ ہوسٹل کا خرچ بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ سالانہ خرچ ہے اور دونوں ملا کر ۱۰۳۲۰ پونڈ بنتے ہیں۔ اس کے مقابلے کا کوئی بھی کالج امریکہ

Education in UK

AS a follow-up to the news item published in *Dawn* of Feb 12 projecting the claim of the British educationists, who were here recently, that education in UK was cheaper than in the USA and the subsequent letter of Dr. Azhar Hussain Alvi in these columns on March 1, I volunteered to have an appointment with Mrs. Chowdhry of the British Council.

In the course of discussion, it was apparent that education in Britain was more expensive than in the USA though Mrs Chowdhry vigorously defended the British system of education and its being less expensive.

The approximate costs she revealed for an arts studnet were £ 5320 as tuition plus £ 5000 as boarding and lodging expenses annually. Total; £10,320.

A competitive University or College in the USA charges a total of about USD. 10,000 annualy inchusive of tuition fees, boarding and lodging. Further, the lady argued that the courses in the USA are for four years while in the UK they are of three years duration, thus saving one year's expenses.

Even so, if UK's £ 10320 expenses per year are multiplied with 3 years that would come to £ 30,960 whereas the USA's $10.000x4 years would be $ 40,000. Converting 40,000 dollars into sterling pound at USD. 1.42 would come to £ 28,169. Therefore, a student would be still paying £ 2791 in excess in Britain for his graduation course. This amount (difference) converted into Pak Rupees at Rs 39 will be Rs 1,08,849.

Besides, in the USA a student can seek part time job to supplement his expenses which facility in the UK is denied. Boarding and lodging in UK is provided for one year after which the student has to arrange on his own, rendering it expensive. In the USA, this is not the case.

It is, therefore, contended that the British educationist team ought to have made a realistic and correct pronouncement and proved its point beyond reasonable doubt.

SAIFUDDIN E. CONTRACTOR
Karachi

DAWN MONDAY, MARCH 8, 1993

میں امریکی ۱۰،۰۰۰/- ڈالر سالانہ وصول کرتا ہے۔ اس میں فیس بھی شامل ہے اور ہوسٹل کا خرچ بھی۔ اس کے علاوہ محترمہ نے یہ بھی دلیل دی کہ امریکہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا عرصہ چار سال کا ہے جبکہ برطانیہ میں یہی تعلیم تین سال میں مکمل کروادی جاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال کے اخراجات بچ گئے۔

اگر ایسا ہو بھی۔ برطانیہ میں ۱۰۳۲۰ پونڈ سالانہ خرچ ہوتے ہیں انہیں ۳ سے ضرب دیں تو یہ رقم ۳۰،۹۶۰ پونڈ بنتی ہے۔ جبکہ امریکہ میں ۱۰،۰۰۰ ڈالر چار سال کے لئے ہیں اس طرح یہ ۴۰،۰۰۰ ڈالر بن جاتے ہیں اور اگر ۴۰،۰۰۰ ڈالر کو پونڈ بنائے جائیں تو یہ (۱ء۴۲) ۲۸،۱۶۹ پونڈ بنیں گے اس لئے ایک طالب علم کو ۲۷۹۱ پونڈ برطانیہ میں زیادہ دینے پڑیں گے۔ اور یہ فیس وغیرہ اس کے گریجوایشن کے لئے ہے۔ یہ خرچ اگر روپوں میں دیکھا جائے اور ۳۹ روپے کا ایک پونڈ ہو تو ۱۰۸۸۵۹ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں طالب علم کو جزوی وقت کے لئے کام بھی مل سکتا ہے جس سے وہ اپنے اخراجات کے لئے رقم حاصل کر لیتا ہے اور یہ ایسی آسانی ہے جو برطانیہ میں میسّر نہیں۔ برطانیہ میں رہائش اور کھانے پینے کا خرچ ایک سال کے لئے کیا جاتا ہے جس کے بعد طالب علم کو از خود یہ رقم فراہم کرنی پڑتی ہے اور اس طرح یہ خاصا مہنگا ہو جاتا ہے امریکہ میں یہ بات نہیں ہے۔

اس لئے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ برطانوی تعلیمی ٹیم جو یہاں آئی تھی اسے چاہیے تھا کہ وہ ایک حقیقت پسندانہ اور راستی پر مبنی اعلان کرتی۔ اور اپنی بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتی۔

تعلیمی معیار

دی نیوز ۳ - مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار "دی نیوز" کے ۳ مارچ ۱۹۹۳ء میں اعجاز قمر کہتے ہیں:۔

وزیر اعظم نواز شریف نے اتوار کے روز ملک کے ایوانِ بالا میں جہاں آپ بہت کم جاتے ہیں کہا کہ یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ پاکستان تعلیم کے لحاظ سے دُنیا کے ممالک میں سب سے پیچھے ہے۔ (ان کے الفاظ تھے WORST - یہاں تعلیم کا معیار گرتا ہی چلا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم کی تقریر ایسے وقت میں سُنی گئی جبکہ پنجاب کی حکومت اپنی تمام قوت استعمال کر کے پنجاب یونیورسٹی کو جس کا وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں ذکر بھی کیا تھا کلاشنکوف

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ رضیہ محمود خان

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ

۲۱ دسمبر ۱۹۹۲ء عزیزان جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ اچانک گوجرانوالہ سے فون پر خبر ملی کہ میری پیاری امی جان اپنی ابدی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئی ہیں (ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے)

ان کا نام سکینہ بیگم تھا بیس سال ہوئے ہمارے والد محترم میاں عبدالغنی صاحب درویش انہیں ہمارے پاس بطور امانت چھوڑ کر بہشتی مقبرہ میں جا بسے تھے اور اب یہ شفقت کا سایہ بھی ہمارے سروں سے اٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہم کمزوروں اور بیکسوں کو سہارا دے اور ان کے نیک نقوش پر قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یوں تو دیر سے امی جان علیل چلی آ رہی تھیں۔ ۲۲ سال قبل ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے لاہور میں ان کا کینسر کا اپریشن کیا تھا جس کے بعد ڈاکٹروں نے تو چند ہفتے یا زیادہ سے زیادہ چند ماہ کی زندگی کا اشارہ دیا تھا مگر پیارے حضور امام جماعت الثالث کی دعاؤں اور دواؤں نے ان کی زندگی میں غیر معمولی برکت ڈال دی اور اپریشن کے بعد ایک لمبا عرصہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری رہنمائی فرماتی رہیں۔ تین سال قبل فالج کا حملہ ہوا جس سے چارپائی کی ہی ہو گئیں مگر پھر بھی ہم سب کا دل بہلاتیں خوش اخلاقی سے سب سے ملتیں، مہمان نوازی کا خیال رکھتیں اور چپکے سے اپنی باری آنے پر زندگی کی گاڑی سے ایک عام مسافر کی طرح اتریں اور بہشتی مقبرہ میں آرام سے جا لیٹیں جہاں قریب ہی ان کے خاوند کا ڈیرہ بھی ہے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے امی جان کو سادگی۔ سچائی پاکیزگی اور طہارت کا نمونہ پایا نماز بڑی باقاعدگی اور اہتمام سے ادا کرتی تھیں۔ بہت دعائیں کرتی تھیں حضرت امام جماعت اور ان کے سب ساتھیوں کے لئے، تا دین حق کا غلبہ جلد آئے۔ ہر کام بے حد سنوار کر نفاست اور احتیاط کے ساتھ کرتی تھیں۔ کسی وقت بھی بیکار رہنا پسند نہ کرتی تھیں۔ مزید کہ

دست بکار اور دل بایار

پر خود عمل کرتی تھیں۔ سبھی عزیزوں، رشتہ داروں بلکہ غیروں سے بھی حسن سلوک روا رکھتیں اور ہر خوشی کے موقعہ پر انہیں یاد رکھتیں۔ غریبوں محتاجوں اور ضرورت مندوں کی نہایت خاموشی سے مدد کرنا وہ اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری امی کو اس قدر نرم دل دیا تھا کہ کہیں سے علم ہوتا کہ کوئی بیمار ہے یا کسی کی وفات ہو گئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سب سے پہلے عیادت یا تعزیت کے لئے پہنچنے کی سعی کرتیں۔

گویا ہر لحاظ سے ایک خوبصورت حسین اور دلکش سیرت کی مالک تھیں۔ اولاد کی طرف سے بھی پیار۔ عزت۔ معاشی سکون غرض کونسی نعمت تھی جو خدا نے ہماری امی جان کو نہیں دی تھی۔ اگر آخری عمر میں انہیں ایسا غم لگا کہ وہی بیماری کا باعث اور پھر جان لیوا ثابت ہوا وہ ہمارے پیارے بھانجے محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ کا ہے

اسی دوران امی علالت کے باوجود کئی مرتبہ اس کی ملاقات کے لئے گئیں۔ جب دوسرے ملاقات کے لئے جاتے تو ضروری سامان اکل و شرب کا انتظام ایک دو دن پہلے سے شروع کروا دیتیں تا ان کے اسیر راہ مولیٰ بھانجے کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے۔ جس کا اظہار عزیزم محمد الیاس صاحب منیر کے خط سے ہوتا ہے جو اس نے اپنی نانی کا تعزیت نامہ بھجوایا۔

"امی جان کا ایسا شفیق وجود تھا ساری عمر کس قدر اہتمام کے ساتھ ہم سب کا خیال رکھا اور پھر میرے اس دور اسیری میں مجھے اس بات کا ذرہ بھر احساس نہ ہونے دیا کہ میری اصل ماں موجود نہیں۔ کس طرح تکالیف اٹھا اٹھا کر کبھی ملتان کبھی ساہیوال اور کبھی یہاں فیصل آباد تشریف لاتی رہیں یہ باتیں اور یہ یادیں میرے دل میں حسرتوں کے انبار چھوڑ گئی ہیں۔ کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے لئے سکون اور قرار کا موجب نہ بن سکا وہ میرے فکر میں تڑپتے اور سلگتے ہی اس جہاں سے رخصت ہو گئیں۔

ہم دعا گو ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت سے امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان نیک لوگوں کو آخرت میں بھی جنت نصیب فرمائے گا اور ان ہی میں میری پیاری امی کو بھی اپنی رضا کے سایہ تلے جگہ دے گا۔

نیز یہ کہ اب ہم غمگساروں کو ان کے نیک نقوش کو نہ صرف اپنانے بلکہ ان میں اور بہتری پیدا کر کے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا بنا دے تاہم ان سے بھی بہتر رنگ میں خدمت دین بجا لاویں کہ اب وقت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ اے اللہ اے ہمارے مہربان۔ خدا تو ایسا ہی کر

آپ کا خط ملا

مکرم کاشف حبیب صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:

آج الفضل میں مکرم انعام اللہ قمر صاحب کا خط پڑھا بالکل "گفتہ آید در حدیث دیگراں" والا معاملہ ہے یہ صرف ان کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ پورے پاکستان کے طلباء کا مسئلہ ہے جو صرف اپنی محنت سے نمبر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میرے امتحان بھی اسی برس اپریل میں ہو رہے ہیں اور جیسا کہ آپ نے اپنے مضمون میں فارسی کے استاد صاحب کا حال لکھا تھا وہ حال آج اکثر کالجوں کے نوے فیصد اساتذہ کا ہو چکا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ وہ گھر بلا کر ٹیوشن بالکل صحیح پڑھاتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس تعلیمی نظام کو ہی سرے سے بدلا جائے کل جمعہ کے روزنامہ جنگ میں وزیر تعلیم صاحب کا بیان آیا ہے کہ ہم نے نقل روکنے کے لئے فلاں چھاپے مارے اور فلاں اقدامات کئے لیکن سوال یہ ہے کہ ان اقدامات کا اثر کیا ہوا۔

اور اثر یہ ہوا کہ نقل پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی اخبار نے تفصیل کے ساتھ نقل کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں۔ جو واقعتاً معلمی کو عبادت سمجھتے ہیں ہمارے کیمسٹری کے پروفیسر بھی کچھ اسی ذہن کے ہیں ایک بار کسی کی بات پر ناراض ہو گئے اور کلاس چھوڑ کر بی ایس سی کو پڑھانے کا ارادہ کر لیا لیکن پھر یہ سوچ کر پڑھانے لگے کہ کہیں تنخواہ میں آج کے دن کا حصہ حرام نہ ہو جائے۔

ان کے بالمقابل ایک ایسے پروفیسر صاحب بھی ہیں جن کے لیکچر ان کے مقابلے میں نصف سے بھی کم ہیں تو یہ نہیں کہ اچھے لوگ بالکل ہی ختم ہو گئے ہیں۔ صرف کم ہو گئے ہیں اور عین ممکن ہے کہ ہمارے پریکٹیکلز کیلئے کوئی ایسا ہی استاد آجائے۔ امید تو اچھی ہے اب دیکھیں کون آئے۔

ہاں یاد آیا پرسوں ضلع فیصل آباد اور فیصل آباد جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بین الاضلاعی علمی مقابلہ جات ہوئے تھے ہر دو مقابلوں میں تقاریر میں اللہ کے فضل سے میرا پہلا انعام آیا۔ اور جاتے ہوئے ایک بات کہ کیا طلباء کے امتحان افواج کے ابتدائی ٹیسٹوں کی طرح نہیں ہو سکتے تا نقل کا امکان ہی نہ رہے دعا کیجئے کہ یہ نظام بھی بدل جائے۔

مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ جہلم سے لکھتی ہیں:

خدا تعالیٰ آپ کو تندرستی والی زندگی عطا کرے الفضل کے معیار کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے ۲۰ فروری کا پرچہ ملا تو سارے مضامین نے جو ۲۰ فروری کے حوالہ سے تحریر کئے گئے بہت متاثر کیا خاص طور پر سعیدہ احسن صاحبہ کے مضمون نے بہت دل کو متاثر کیا۔ مبارکباد کے مستحق ہیں یہ اور آپ کی کوششوں سے الفضل کا پرچہ عروج پر جا رہا ہے۔ آپ کو بھی مبارک ہو۔ مجھے کچھ نہ کچھ لکھنے کا شوق ہے لیکن پختگی نہیں ہے۔ بس شوق اور جذبہ ہے قلم کو رواں رکھتی ہوں آج میں نے مختصر سا ایک مضمون لکھا ہے بھجوا رہی ہوں۔ اگر آپ کے معیار پر پورا اترے تو شائع کر دیجئے گا۔

مکرم میجر ریٹائرڈ محمد نذیر بھٹی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (نوبل لاریٹ) سے نہ تو میری ذاتی واقفیت ہے اور نہ ہی کبھی بالمشافہ ملاقات ہوئی۔ میری ان سے شناسائی صرف اخباروں تک محدود ہے مگر مجھے ان کی ذات سے ایک گونہ لگاؤ اس طرح ہے کہ جب میں فوج سے ریٹائر ہو کر کراچی گیا اور ان کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب سے تعارف ہوا تو میں جمعہ میں عمداً حضرت چوہدری صاحب کی قربت میں گھٹنے سے گھٹنہ ملا کر اس لئے بیٹھا کرتا تھا کہ اس تعلق سے مجھے ڈاکٹر صاحب کے لئے نوبل پرائز مل جانے کی دعا کی تحریک ہوتی رہے اس لئے مجھے اب کسی قدر تشفی ہے کہ شائد ان کی اس کامیابی میں میری بھی ایک حقیر سی دعا شامل ہو۔

اب جبکہ اخبارات میں ان کو دوبارہ نوبل پرائز ملنے کی امکان کی خبریں نکل رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں میں نے مناسب جانا کہ جماعت سے ان کے لئے انتہائی انہماک سے دعائیں کرنے کی تحریک کروں کیونکہ دوسرا انعام ملنا صرف ان کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری جماعت کے لئے بہت بڑا اعزاز ہوگا۔

بقیہ : صـ ۵

کلچر سے رہا کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بات تو درست ہے کہ طلباء کی جو تنظیمیں جن کا تعلق بعض سیاسی پارٹیوں سے ہے نے یونیورسٹیوں کو اپنی ایسی کارروائیوں کا مرکز بنا دیا ہے جن کا تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اس بات کو تبدیل کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ طاقت کا استعمال کیا جائے۔ ایسا کرنے کے لئے یہ لازم ہے کہ حکومت پہلے یہ معلوم کرے کہ طلباء نے کتابیں چھوڑ کر بندوقیں کیوں اٹھالی ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں جی۔ این۔ پی کا صرف ۲ء۳ فیصد تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے اور جہاں پانچ کروڑ تیس لاکھ افراد ان پڑھ ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی عمر دس یا اس سے اوپر ہے۔ صرف باتیں کرنا مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں تعلیم پر زیادہ رقم خرچ کرنی چاہیئے۔ جب تک ہم ایسا نہیں کریں گے کہ بندوقوں پر زیادہ رقم خرچ کرنے کی بجائے تعلیم پر خرچ کی جائے ہمارے معیار گرتے ہی چلے جائیں گے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ بھی اس مسئلے کا مکمل حل نہیں ہے۔ سب سے اہم بات جو کی جانی چاہیئے وہ یہ ہے کہ طلباء کا اپنے مستقبل میں اعتماد بحال کیا جائے لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ہمارے مقدس الفاظ اور ہمارے اعمال دونوں ایک جیسے نہ ہوں۔ جب تک ایسا نہ ہو ہمارے بچوں کے لئے کوئی مستقبل نہیں ہے۔

"دنیا کے سیاستدان ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں ان کو اس وقت سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ساری دنیا سے فساد اٹھ سکتے ہیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب برقی دارالنصر ربوہ عرصہ سے علیل اور زیر علاج ہیں۔

○ عزیزم محمد کامل ابن مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ شاہدہ ظہور صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد خان صاحب آف احمد نگر حال لاہور ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بہت تھوڑی دیر کے لئے کچھ افاقہ ہوتا ہے۔ آجکل پھر بیماری زوروں پر ہے اور حالت پریشان کن ہے۔

اعلان

عید کے موقع پر قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر تعلیم اور فارغ التحصیل طلباء کے لئے عید ملن پارٹی ہو رہی ہے ربوہ کے اولڈ اور نیو قائدینز ۲۲ تا ۲۴ مارچ تک مکرم عاصم شہزاد صاحب ۴/۲ دارالبرکات ربوہ (کالج روڈ) سے یا مکرم عبدالاعلیٰ نجم الثاقب ۱/۱۸ باب الابواب ربوہ سے تفصیلات معلوم کریں۔

بقیہ : صـ ۸

○ ڈاکٹر اختر حمید جن پر توہین رسالت میں ملوث ہونے کا الزام ہے سے لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ وہ ملتان بنچ سے رجوع کریں۔ ملتان بنچ میں درخواست دائر کرنے کے بعد اس کی منتقلی کے قواعد موجود ہیں۔ ڈاکٹر اختر حمید خان نے سیشن جج ساہیوال کے اس فیصلے کے خلاف جس کے تحت پنجاب حکومت کی طرف سے توہین رسالت کے مقدمہ سے دست برداری کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کی تھی۔

○ الطاف حسین جو ایم۔ کیو۔ ایم کے سربراہ ہیں، کی رہائش گاہ پر ہونے والی پریس کانفرنس پر پابندی لگا دی گئی پولیس نے عزیز آباد کو گھیرے میں لے لیا اور کسی شخص کو علاقے میں داخل نہ ہونے دیا۔ ایم کیو ایم نے بتایا کہ صحافیوں کو بھی تلاشی دینے کے لئے کہا گیا۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن رابطہ نہ ہو سکا۔

○ چین کے وزیر اعظم لی پنگ نے کہا ہے کہ ہمیں ایک ایسی جمہوریت کو پروان چڑھانا چاہیئے جو ہمارے ملکی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو ہمیں چین کے حکومتی معاملات جمہوری انداز میں چلانے چاہئیں۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سے سزائیں معاف کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا ہے قانون ساز اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس میں دسویں آئینی ترمیم منظور کی گئی۔ اپوزیشن نے بائیکاٹ ختم کر کے اس اجلاس میں شرکت کی۔

بقیہ صـ ۱

کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام مرزا اعدیل احمد عطا فرمایا ہے۔

۲۔ محترمہ نعیمہ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام ماریہ اقبال عطا فرمایا ہے۔

دونوں نومولود حضرت مرزا برکت علی صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے پڑپوتے اور پڑنواسی ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

داخلہ جاری ہے

یونیق سکالرز اکیڈیمی میں نرسری تا دہم کلاسز میں امسال داخلہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہوگا۔ تمام کلاسز کے لئے ایڈمیشن فارم اور پراسپکٹس ادارہ کی دونوں برانچوں سے ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

انٹرویو اور ٹیسٹ مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوگا۔

برانچ	ٹیسٹ	انٹرویو
دارالرحمت برانچ	۵ اپریل	۶ اپریل
دارالصدر برانچ	۷ اپریل	۸ اپریل

تحریری ٹیسٹ: انگلش، حساب اور جنرل نالج کے مضامین کا ہوگا۔
(ہائی سیکشن سائنس گروپ)۔ انگلش، حساب، سائنس اور جنرل نالج کے مضامین کا ہوگا۔
نوٹ: ہر کلاس میں صرف ۱۵ بچوں کو داخلہ دیا جائے گا۔
ادارہ کی دونوں برانچوں میں مستحق و ذہین طلباء کے لئے ۱۰ا انشستیں مخصوص ہیں جن کے تمام تر اخراجات ادارہ کے ذمہ ہوں گے ـــــ پرنسپل

ضرورت برائے سٹاف (خواتین)

یونیق سکالرز اکیڈیمی کی دونوں برانچوں دارالرحمت وسطی اور دارالصدر غربی ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:

ٹیچرز — قابلیت: ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی ٹرینڈ کوالیفائیڈ
کمپیوٹر آپریٹر۔ ۲ دو آسامیاں۔ کسی معروف ادارہ سے کمپیوٹر کورس کوالیفائیڈ
لائبریرین — ۲ دو آسامیاں — کم از کم ایف۔ اے۔
ریسیپشنسٹ — ۲ دو آسامیاں — انگلش اور اردو لینگویج پر عبور حاصل ہو۔
ملازمہ برائے کینٹین — ۲ دو آسامیاں — امور خانہ داری میں ماہر ہوں۔

درخواستیں مکمل کوائف و اسناد کے ہمراہ ۲۸ مارچ تک ادارہ کے دفاتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ دارالرحمت وسطی برانچ میں انٹرویو ۲۹ مارچ بروز سوموار اور دارالصدر غربی برانچ میں ۳۰ مارچ بروز منگل ہوگا۔ اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

سٹاف کے لئے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

ـــــ پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے گذشتہ روز اسلام آباد میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر مسٹر ایل کے ایڈوانی اور بعض دیگر سرکردہ بھارتی سیاستدانوں کے ان بیانات پر افسوس کا اظہار کیا ہے جن میں بمبئی کے بم دھماکوں میں پاکستان کو ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ بھارتی سیاستدانوں کا یہ رجحان انتہائی قابل مذمت ہے کہ وہ ہر ناخوشگوار واقعہ پر پاکستان کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ صدر کے رہنے یا نہ رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسمبلیاں ختم ہونی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالات ۱۹۹۰ء سے بھی زیادہ خراب ہو چکے ہیں اس لئے صدر کو چاہیئے کہ وہ اپنے آئینی اختیار استعمال کریں غیر جانبدارانہ انتخاب کے بعد نئی اسمبلی کو آٹھویں ترمیم ختم کرنی چاہیئے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۳ء۔۱۹۹۴ء کے بجٹ میں پچیس ارب روپے کے نئے ٹیکس لگیں گے۔ ۹۳-۹۲ء کے بجٹ میں ٹیکسوں سے حاصل ہونیوالی آمدنی ۱۷۵ ارب ہونے کی توقع ہے جبکہ اگلے بجٹ کے لئے یہ ہدف ۲۰۰ ارب روپے رکھا جانے کی تجویز ہے۔

○ سعودی عرب کے سفیر کی طرف سے دیئے گئے دعوت ناموں پر اگرچہ واضح طور پر لکھا تھا کہ یہ افطار عشائیہ صدر اور وزیراعظم کے اعزاز میں ہے اور اس سلسلے میں ہوٹل کے اندر باہر سیکورٹی انتظامات بھی کئے گئے تھے لیکن صدر اور وزیراعظم دونوں اس عشائیہ میں شریک نہ ہو سکے۔ کہتے ہیں صدر اور وزیراعظم کا تمام مدعوئین نے پریشانی سے انتظار کیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ صدر اور وزیراعظم دفتر خارجہ کے فیصلے کے مطابق سفارتخانے کی تقریب میں شریک نہیں ہوئے۔ مگر مبصرین کا موقف ہے کہ یہ عشائیہ سفارتخانہ کی تقریب نہیں تھی۔

○ وزارت خارجہ کے سیکرٹری اکرم ذکی نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی ریسرچ کر رہا ہے لیکن اس نے ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت سے دونوں ملکوں کے تعلقات بہت خراب ہو چکے ہیں مقبوضہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے عالمی برادری کو اپیل کی کہ بھارت کو اس علاقے میں مظالم بند کرنے پر آمادہ کرے۔

○ ایک سکھ مزاحمتی گروپ نے سوموار کے روز ٹیلیفون کے ذریعے بمبئی میں بموں کے دھماکوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یہ ٹیلیفون پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو کیا گیا تھا۔ اخبارات نے کہا ہے کہ جو بم اس موقع پر استعمال کئے گئے وہ امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر استعمال کئے گئے بموں سے ملتے جلتے ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بموں کے دھماکوں کے سلسلے میں فلسطینی مسلمانوں کو زیر حراست لیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ پاکستان جہاں سے چاہے گا اپنی ضروریات کے مطابق اسلحہ خریدے گا۔ اگر ایک ہی جگہ سے اسلحہ خریدا جائے تو اس ملک کا ناجائز اثر پڑتا ہے۔ نجی سیکٹر کو جو اپیل کی گئی ہے اس کے تسلی بخش جواب ملے ہیں۔ اور جب نجی سیکٹر اس کام میں مصروف ہو جائے گا تو غیر ممالک پر انحصار کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

○ ایک پارسل بم کے ذریعے کراچی کے ڈی آئی جی جیلز وفات پا گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس پارسل بم کا تعلق قادر مگسی کی سزائے قید سے ہے۔

○ افغانی لیڈروں نے ایران کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا ہے کہ وہاں امن و امان کی نگرانی کرنے کیلئے ایران اپنے فوجی دستے کابل بھیجے گا اسی طرح ایران نے دیگر اسلامی ممالک سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ بھی اپنے دستے وہاں بھیجیں۔

○ ایک اسرائیلی وزیر نے کہا ہے کہ مقبوضہ غازہ پٹی کو نئے فریم ورک کے مطابق فلسطینیوں کی ریاست بنا دیا جائے گا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ علاقہ پی ایل او کی ایک آزاد ریاست بن جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل کو اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ غازہ پر اپنا تسلط جاری رکھے اسرائیل کی خواہش ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے غازہ فلسطینیوں کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن ایسا ہو بھی سکتا ہے جب اس کے متعلق معاہدے کر لئے جائیں۔

○ ایم۔کیو۔ایم نے کہا ہے کہ سندھ میں ضمنی انتخابات اور فوجی اپریشن دونوں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فوجی اپریشن جاری رہے تو ضمنی انتخابات نہیں ہونے چاہئیں۔

باقی ص ۲ پر

خواتین کیلئے خوشخبری

خواتین اور بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات میں ۲۴۔ مارچ تک ۱۰ فیصد خصوصی رعائت

ھبہ بوتیک

بالمقابل یوٹیلٹی سٹور۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

HOMEO COURSES ہومیوپیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	-/۶۵	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	-/۱۰۰	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	-/۸۰	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	-/۱۰۰	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	-/۸۵	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	-/۱۸۰	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	-/۱۸۵	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	-/۱۰۰	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	-/۸۵	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	-/۱۰۰	موٹاپا کورس
PILES COURSE	-/۴۵	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	-/۱۰۰	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	-/۵۰	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں
سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شیخوپورہ: شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: خان ہومیو کلینک۔ نزد ڈی ہسپتال۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔ گجرات: شاہین ہومیوپیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔ حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گھنٹی۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱/۶۰۶

فری ٹیوشن سروس

یونیق سکالرز اکیڈیمی نے طلباء و طالبات کی سہولیات کے پیش نظر فری ٹیوشن سروس کا انتظام کیا ہے۔
اس سہولت سے ادارہ کی دونوں برانچوں کے طلباء و طالبات نیز ٹیچرز استفادہ کر سکتے ہیں۔

یونیق سکالرز اکیڈیمی

دارالرحمت وسطی راجیکی روڈ
دارالصدر غربی نزد ریلوے کراسنگ ربوہ